Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — فون ۲۹۶

روزنامہ **الفضل** ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم ہفتہ — قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۱۱ رجب ۱۳۹۶ھ ۔ ۱۰ وفا ۱۳۵۵ ہش ۔ ۱۰ جولائی ۱۹۷۶ء | نمبر ۱۵۷

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# ایمان بڑی دولت ہے اس کی قدر کرو

## ایمان کی جزا جنّت ہے اور جنّت کو اعمالِ صالحہ کی نہریں سرسبز رکھتی ہیں

"ایمان بڑی دولت ہے اور ایمان اس بات کو کہتے ہیں کہ اس حالت میں مان لیا جاوے جبکہ علم ابھی کمال کے درجہ تک نہ پہنچا ہو اور ابھی شکوک اور شبہات سے ایک جنگ شروع ہو۔ پس اسی حالت میں جو شخص تصدیقِ قلبی اور تصدیقِ لسانی سے کام لیتا ہے وہ مومن ہے اور حضرت احدیّت میں اس کا نام راستباز اور صادق رکھا جاتا ہے اور اس کے اس فعل پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے موہبت کے طور پر معرفتِ تامّہ کے مراتب اس پر کھولے جاتے ہیں اور اصل بہشت اسی ایمان سے شروع ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف نے جہاں بہشت کا تذکرہ فرمایا ہے وہاں پہلے ایمان کا تذکرہ کیا ہے اور پھر اعمالِ صالحہ کا۔ اور ایمان اور اعمالِ صالحہ کی جزا جنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْہٰرُ کہا ہے یعنی ایمان کی جزا جنّت اور اس جنّت کو ہمیشہ سرسبز رکھنے کے لئے چونکہ نہروں کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے وہ نہریں اعمالِ صالحہ کا نتیجہ ہیں اور اصل حقیقت یہی ہے کہ وہ اعمالِ صالحہ اس دوسرے جہان میں انہارِ جاریہ کے رنگ میں متمثل ہو جائیں گے۔ دُنیا میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ جس قدر انسان اعمالِ صالحہ میں ترقی کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کی نافرمانیوں سے بچتا ہے اور سرکشی اور حدود اللہ سے اعتداء کرنے کو چھوڑتا ہے اسی قدر ایمان اس کا بڑھتا ہے اور ہر جدید عملِ صالح پر اس کے اطمینان میں ایک رسوخ اور دل میں ایک قوّت آتی جاتی ہے خدا کی معرفت میں اسے لذّت آنے لگتی ہے اور پھر یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ مومن کے دل میں ایک ایسی کیفیّت محبّتِ الٰہی عشقِ خداوندی کی اللہ تعالیٰ ہی کی موہبت اور فیض سے پیدا ہو جاتی ہے کہ اس کا سارا وجود اس محبّت اور سرور سے جو اس کا نتیجہ ہوتا ہے لبالب پیالہ کی طرح بھر جاتا ہے اور انوارِ الٰہی اس کے دل پر کُلّی احاطہ کر لیتے ہیں اور ہر قسم کی ظلمت اور تنگی اور قبض دُور کر دیتے ہیں۔ اس حالت میں تمام مصائب اور مُشکلات بھی جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اُن کے لئے آتی ہیں وہ انہیں ایک لحظہ کے لئے پراگندہ دل اور منقبض خاطر نہیں کر سکتے بلکہ وہ بجائے خود محسوس اللذّات ہوتے ہیں۔ یہ ایمان کا آخری درجہ ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۸۶، صفحہ ۳۸۷)

# اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۰ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی خاص حفاظت و امان میں رکھے اور اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۱۰ وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

ضعف اور بے چینی کی تکلیف ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے آمین۔

ربوہ ۹ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج شدید گرمی اور ناسازیٔ طبع کے باعث نماز جمعہ پڑھانے کے لئے جامع مسجد اقصیٰ میں تشریف نہ لا سکے حضور کے ارشاد پر نماز جمعہ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی۔

آپ نے خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی غیر معمولی محبّت و اخلاص اور فدائیت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ وہ ہر لحظہ آپ کے اشارہ پر اپنی ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار رہتے تھے اور حضور کی ادنیٰ تکلیف بھی انہیں گوارا نہ تھی۔ درحقیقت یہ امر بھی دعاؤں کے آداب میں شامل ہے کہ اپنے آقا کے ساتھ عشق و محبّت کا وہ نمونہ پیش کیا جائے جو صحابہ کرام کے عمل سے ظہور میں آیا۔

آپ نے فرمایا ازروئے شریعتِ اسلامیہ ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں اور علیٰ وجہ البصیرت اس پر قائم ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو خدا تعالیٰ نے اپنی مشیّت کے ماتحت اِس زمانہ میں غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم کا رہنما اور سالار مقرر کیا ہے اور آپ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ خلیفہ ہیں اِس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم حضور کے ساتھ عقیدت و اخلاص کا تعلق ہمیشہ قائم رکھیں اور حضور کی صحت و عافیت اور مقاصدِ عالیہ کی تکمیل کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔ آپ نے فرمایا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نماز جمعہ پڑھانے کا ارشاد کرتے ہوئے اپنے قلمِ مبارک سے یہ تحریر (باقی صفحہ ۶ پر)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah



روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ وفا ۱۳۵۵ہش
۱۰ جولائی ۱۹۷۶ء

# مومنوں کا ایک بنیادی خُلق اور اس کی عظیم الشان برکات

انسانی اخلاق میں سے ایک بُرا خُلق ایسا ہے جو اللہ تعالیٰ کو از حد ناپسند ہے اور اس کے بالمقابل ایک اچھا خُلق ایسا ہے جسے وہ بہت پسند کرتا ہے۔ یہ دونوں خُلق ایک دُوسرے کی ضدّ ہیں اور دونوں کسی انسان میں بیک وقت جمع نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ کسی انسان میں دونوں میں سے ایک خُلق کا ہونا از خود دُوسرے کی نفی پر دلالت کرتا ہے۔ وہ بُرا خُلق جو اللہ تعالیٰ کو از حد ناپسند ہے وہ ہے تکبّر اور اس کے بالمقابل جس اچھے خُلق کو وہ پسند کرتا ہے وہ ہے عاجزی۔ تکبّر اور عاجزی دونوں ایک دوسرے کی ضدّ ہیں کیونکہ تکبّر نام ہے عاجزی کے فقدان کا۔ اب ظاہر ہے کہ کوئی شخص بیک وقت متکبّر اور عاجز نہیں ہو سکتا۔ جو متکبّر ہے وہ عاجز نہیں اور جو عاجز ہے وہ متکبّر نہیں۔

چونکہ اللہ تعالیٰ کو عاجزی پسند ہے اور تکبّر کو وہ بالکل پسند نہیں کرتا اس لئے حضرت لقمان علیہ السّلام نے اپنے بیٹے کو تکبّر سے بچنے اور عاجزی اختیار کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَا اَصَابَکَ ؕ اِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۔ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّکَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۔ (لقمان آیات ۱۸، ۱۹)

ترجمہ:۔ اے میرے بیٹے! نماز کو (تمام شرائط کے ساتھ) قائم رکھ اور معروف باتوں کا حکم دیتا رہ اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتا رہ اور جو (تنگی ترشی) تجھے پہنچے اس پر صبر سے کام لے۔ یہ بات یقیناً نہایت ہی ہمت والے کاموں میں سے ہے۔ اور اپنے گال لوگوں کے سامنے (غصّہ سے) مت پھُلا اور زمین میں تکبّر سے مت چل۔ اللہ یقیناً ہر شیخی بگھارنے والے اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

یہ کہہ کر حضرت لقمان نے دراصل اپنے بیٹے کو تکبّر سے بچنے اور عاجزی اختیار کرنے کی نصیحت فرمائی تھی۔ فی الاصل اقامۃ الصلوٰۃ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور اسی طرح مصائب پر صبر انسان میں عاجزی پیدا کرنے کے سب سے مؤثر ذرائع ہیں نماز تو ہے ہی سر تا پا عاجزی کی آئینہ دار۔ اس میں انسان ایک طرف اپنے عاجز اور لاشئی محض ہونے کا اور دُوسری طرف خدا تعالیٰ کی کبریائی اور اُس کے عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر ہونے کا اقرار کرتا ہے اور اس کے نتیجہ میں اس کے اندر عجز و انکسار بڑھتا ہے۔ اسی طرح امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنے کے نتیجہ میں بھی انسان میں اپنے عجز کا احساس اجاگر ہوتا ہے کیونکہ وہ دُوسروں کو نیکی اختیار کرنے اور بُرائیوں سے بچنے کی تلقین تو کر سکتا ہے لیکن لوگوں کو بُرائیوں سے بچانے اور انہیں فی الواقعہ نیک بنانے کی قدرت نہیں رکھتا۔ لوگوں کا بُرائیوں سے بچنا اور نیکیاں اختیار کرنا خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے اور وہ جس میں اہلیت دیکھتا ہے اُسی پہ اپنا فضل نازل کرتا ہے۔ یہی حال مصائب پہ صبر کرنے کا ہے۔ صبر خود اپنی ذات میں عاجزی پہ دلالت کرتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ عاجزی اختیار کرنے والوں کا ذکر کرکے ان کی خاص نشانی یا علامت یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ نمازوں کو پُوری شرائط کے ساتھ ادا کرتے ہیں، خدا تعالیٰ کے ذکر پہ ان کے دل کانپ اُٹھتے ہیں، مصائب وارد ہونے پہ وہ کمال صبر کا نمونہ دکھاتے ہیں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انہیں دیا ہے اسے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے اُن بندوں کو جن میں عاجزی کی یہ جملہ علامات پائی جاتی ہیں عظیم الشان بشارتوں سے نوازا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے عاجز بندوں اور ان میں پائی جانے والی علامتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِیْنَ ۔ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَالصّٰبِرِیْنَ عَلٰی مَا اَصَابَھُمْ وَالْمُقِیْمِی الصَّلٰوۃِ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ۔ (الحج آیات ۳۵، ۳۶)

ترجمہ:۔ اور جو (خدا کے سامنے) عاجزی کرنے والے ہیں اُنکو خوشخبری دیدے (یعنی) ایسے لوگوں کو (خوشخبری دیدے) کہ جب اللہ کا نام ان کے سامنے لیا جائے تو ان کے دل کانپ جاتے ہیں، جو اپنے پر نازل ہونے والی مصیبتوں پر صبر کرتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے (ہماری خوشنودی کے لئے) اس میں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے رہتے ہیں۔

الغرض اللہ تعالیٰ کے عاجز بندے وہی ہیں جو خدا تعالیٰ کا ذکر آنے پر خوف اور خشیت سے بھر جاتے ہیں جو مصائب کو صبر سے برداشت کرتے چلے جاتے ہیں، نمازوں کی ادائیگی میں خاص تعہد سے کام لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ جملہ صلاحیتوں اور اموال کو اس کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے ہر دم تیار رہتے ہیں۔ برخلاف اس کے جن میں یہ علامتیں نہیں پائی جاتیں وہ عاجزی سے کورے ہونے کے باعث کسی نہ کسی نوع کے تکبّر میں مبتلا ہوتے ہیں۔

قرآن مجید کی رُو سے تکبّر کی انتہائی مضرّت اور عاجزی کی بے انداز اہمیت کے پیش نظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں تکبّر سے بچنے اور عاجزی اختیار کرنے کی بار بار تلقین فرمائی ہے۔ مثال کے طور پہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”اُس کے بندوں پہ رحم کرو اور اُن پہ زبان یا ہاتھ سے یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو۔ اور کسی پر تکبّر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو۔ اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔ . . . بڑے ہو کر چھوٹوں پہ رحم کرو نہ اُن کی تحقیر۔ اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔ اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے اُن پر تکبّر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو“ (کشتیٔ نوح)

اسی طرح آپ عاجزی اختیار کرنے کی تلقین کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:۔

”عاجزی اختیار کرنی چاہیئے۔ عاجزی کا سیکھنا مشکل نہیں ہے۔ اس کا سیکھنا ہی کیا ہے انسان تو خود ہی عاجز ہے اور وہ عاجزی کیلئے ہی پیدا کیا گیا ہے مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ۔ تکبّر وغیرہ سب بناوٹی چیزیں ہیں۔ اگر وہ (یعنی انسان) اس بناوٹ کو اُتار دے تو پھر اس کی فطرت میں عاجزی ہی نظر آوے گی۔ اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دُعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دُعاؤں سے پُر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اُسے برباد نہیں کیا کرتا۔ لیکن جو سُستی میں زندگی بسر کرتا ہے اُسے آخر فرشتے بیدار کرتے ہیں۔ اگر تم ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو گے تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ بہت پکّا ہے۔ وہ کبھی تم سے ایسا سلوک نہ کرے گا جیسا کہ فاسق فاجر سے کرتا ہے۔“ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۱۹)

پس ضروری ہے کہ ہم تکبّر کو کبھی اپنے قریب نہ آنے دیں اور خدا تعالیٰ کے عاجز اور مسکین بندے بن کر دنیا میں زندگی گزاریں۔ اسی لئے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے خطبات میں ہمیں عاجزانہ راہیں اختیار کرنے اور اپنے آپکو لاشئی محض سمجھنے اور خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں کرنے کی مسلسل تلقین فرماتے چلے آرہے ہیں۔ اسی میں ہماری کامیابی کا راز مضمر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا ہے کہ وہ ہمیں اور ہماری نسلوں کو ہمیشہ ہی تکبّر سے بچائے اور محفوظ رکھے اور عاجزانہ راہیں اختیار کرنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# آداب جمعہ

مکرم حافظ قاری محمد صدیق صاحب راشد مربی سلسلہ

## جمعہ کے دن کی فضیلت

اسلامی عبادات میں نماز جمعہ خاص اہمیت رکھتی ہے اور مسلمان اسے بڑے اہتمام سے ادا کرتے ہیں۔ جمعہ کا دن اہل اسلام کے نزدیک نہایت بابرکت دن ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

"خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهَا الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ"

(ترمذی باب فضل یوم الجمعہ)

یعنی جن دنوں میں سورج نے طلوع کیا ان میں سب سے اچھا دن جمعہ کا دن ہے اسی دن میں آدم پیدا کیے گئے۔ اسی دن جنت میں داخل کیے گئے اور اسی روز جنت سے نکالے گئے اور قیامت بھی جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی۔

جمعہ کے روز حضرت آدم علیہ السلام کا پیدا ہونا ثابت کرتا ہے کہ یہ دن تخلیق انسان کی تکمیل کا دن ہے اور پھر اسی روز حضرت آدم علیہ السلام کا جنت میں داخل ہونا روحانی اعتبار سے ان کے روحانی کمال اور بلندیٔ درجات کی طرف اشارہ کرتا ہے یعنی جب ایک جمعہ گذرتا ہے تو ہماری روحانی ترقیات کی ایک منزل طے ہو جاتی ہے اور پھر ہم دوسری منزل کی طرف پرواز کرتے ہیں اور اس طرح سے روحانی ترقیات کا یہ سلسلہ چلتا چلا جاتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ جو شخص مسلسل تین جمعہ بلاعذر چھوڑتا ہے اُس کے دل پر اللہ تعالیٰ مہر لگا دیتا ہے۔ انسان کے دل پر مہر کا لگ جانا انسان کے روحانی تنزل کی طرف اشارہ ہے جو شخص سستی اور غفلت کے نتیجہ میں مسلسل تین جمعہ چھوڑتا ہے وہ ایک روحانی لحاظ سے اپنی روحانی پرواز بند کر دیتا ہے اور روحانی ترقیات کے میدان میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ جاتا ہے۔ ایک اور حدیث میں آپ نے فرمایا:-

"اِنَّ فِی الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَبْدُ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ إِيَّاهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيَّةُ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ حِينَ تُقَامُ الصَّلٰوةُ إِلَى الْانْصِرَافِ مِنْهَا۔"

(ترمذی باب فضل الجمعہ)

جمعہ کے روز ایک گھڑی ہے۔ اس وقت کوئی بندہ اللہ سے سوال نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسکو عطا فرماتا ہے صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ وہ کونسی گھڑی ہے؟ فرمایا جس وقت نماز کھڑی ہوتی ہے اُس وقت سے لیکر نماز کے ختم ہونے تک"۔

مذکورہ بالا حدیث میں قبولیت دعا کی ساعت تلاش کرنے کے لئے تُقَامُ الصَّلٰوةُ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں اور حدیث میں الصَّلٰوة سے نماز جمعہ اور دیگر اس روز کی نمازیں مراد ہو سکتی ہیں۔ لیکن بعض احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ وہ خاص قبولیتِ دُعا کی گھڑی نماز عصر سے لیکر غروب آفتاب تک ہے بہرکیف جمعہ کا دن بابرکت دن ہے اسلئے ہر مرد و زن بچے اور بوڑھے کو قبولیتِ دعا کی خاص گھڑی کے حصول کے لئے اس روز زیادہ سے زیادہ وقت دعا میں صرف کرنا چاہیئے نامعلوم کب اور کس لمحہ مبارک ساعت کسی سعادت مند کو نصیب ہو جائے۔

## فرضیت جمعہ

قرآن پاک سے نماز جمعہ کا وجوب ثابت ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرماتے ہیں:-

"اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔"

آیت مذکورہ میں اِذَا نُوْدِیَ سے مراد جمعہ کی اذان ہے یعنی جب مؤذن اذان دے تو تم حسب ارشاد خداوندی فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ نماز جمعہ کو جلد از جلد پہنچو۔ ذکر اللہ سے مراد نماز و خطبہ جمعہ دونوں ہیں۔ اور پھر حکم ہے وَذَرُوا الْبَيْعَ کہ بیع و شراء چھوڑ دو کیونکہ یہ ذکر الٰہی میں روک کا موجب ہیں اگر انسان دنیا کے کاروبار میں ہی مشغول رہے تو پھر وہ اطمینان کے ساتھ اور اہتمام کے ساتھ خدا تعالےٰ کی عبادت نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ جمعہ کے روز نماز جمعہ کے لئے اپنا تمام کاروبار بند کر دیں تاکہ نماز جمعہ کی تیاری کر سکیں اور اس اجتماعی عبادت کو اہتمام کے ساتھ ادا کر سکیں پھر آگے فرمایا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ کہ اگر تم نماز جمعہ کے لئے کاروبار بند کرو گے اور جمعہ کے لئے مسجد کو دوڑو گے تو یہ تمہارے لئے بہتری کا موجب ہوگا یعنی انسان کی روحانی تکمیل کے لئے ضروری ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی خاطر اپنا کاروبار چھوڑے اور جمعہ کی تیاری کرے۔ انسان متواتر چھ دن دنیا کماتا اور پھر ساتویں روز یعنی جمعہ کے دن بھی اسے دنیا کمانے سے نہیں روکا گیا صرف نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے اسے چند گھنٹوں کے لئے کاروبار بند کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اس میں یہ بھی حکمت مضمر ہے کہ انسان شب و روز دنیا کمانے کی وجہ سے دنیا کا ہی نہ ہو رہے اس احتمال کو خدا تعالیٰ نے اس طرح ختم کیا کہ مسلمانوں کے لئے جمعہ کی عبادت مقرر کر دی۔ جب انسان نماز جمعہ کے لئے اپنا تمام کاروبار بند کر دیتا ہے تو اسے یہ یقین بھی حاصل ہوتا ہے کہ اس نے اپنی آخرت سنوارنی ہے یہ تمام کاروبار تو دنیوی ہے اور اس کی آخرت کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں۔ پس ہر چھ دن کے بعد ایک مسلمان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ پیغام ملتا ہے فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ کہ دنیا کا کاروبار چھوڑ کر خدا تعالیٰ کے ذکر کی طرف سعی کرو۔ کیونکہ تمہارا اصل مقصود خدا تعالیٰ کی عبادت ہے ہرگز نہیں بھولنا اگر تم ہر وقت اس دنیوی تجارت میں مگن رہو گے تو اپنے اصل مقصود کو بھول جاؤ گے پس تمہارا اسی میں فائدہ ہے اور یہی امر تمہارے لئے خیر و برکت کا موجب ہے کہ تم خدا کے حکم کے مطابق اپنا کاروبار کو بند کرو اور خدا تعالیٰ کے ذکر کی طرف سعی کرو تا تمہاری روحانیت ترقی کرے

## جمعہ کے روز غسل کی فضیلت

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

"مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَغَسَّلَ وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَدَنَا وَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا أَجْرُ سَنَةٍ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا"

جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور اچھی طرح غسل کیا اور صبح سویرے جلدی سے چلا اور خطبہ کو پایا اور امام کے قریب ہوا۔ خطبہ غور سے سنا اور خاموش رہا تو اس کے لئے ہر ایک قدم کے بدلے جو وہ چلا ہے اجر ایک سال کے روزوں اور نمازوں کا ہے"۔

اس حدیث سے غسل کے علاوہ چند اور ضروری باتوں کا علم ہوتا ہے اور وہ یہ ہیں۔

۱۔ غسل کر کے جمعہ کے لئے گھر سے جلدی نکلا جائے۔ جو شخص جمعہ کے لئے غسل کر کے پہلے وقت میں مسجد آتا ہے حدیث شریف میں اس کے لئے اونٹ کی قربانی کا ثواب بیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah



ہوا ہے۔ چنانچہ پوری حدیث درج ذیل ہے:۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ
الْجُمُعَۃِ غُسْلَ الْجَنَابَۃِ
ثُمَّ رَاحَ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ
بَدَنَۃً وَمَنْ رَاحَ فِی
السَّاعَۃِ الثَّانِیَۃِ فَکَاَنَّمَا
قَرَّبَ بَقَرَۃً وَمَنْ رَاحَ
فِی السَّاعَۃِ الثَّالِثَۃِ
فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ کَبْشًا
اَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِی
السَّاعَۃِ الرَّابِعَۃِ
فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ بَیْضَۃً
فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ
حَضَرَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ
یَسْتَمِعُوْنَ الذِّکْرَ۔

ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جمعہ کے دن نہاتا اُسی طرح جس طرح جنابت میں نہایا جاتا ہے اور پھر چل پڑا اُس نے گویا ایک اونٹ کی قربانی کی اور جو دوسری گھڑی میں چلا اُس نے گویا ایک گائے کی قربانی کی اور جو تیسری گھڑی میں چلا اُس نے گویا سینگوں والا مینڈھا قربانی کیا اور جو چوتھی گھڑی میں چلا تو اس نے گویا ایک مرغی قربانی کی اور جو پانچویں گھڑی میں چلا تو اس نے گویا ایک انڈا قربانی میں دیا جب امام نکلتا ہے تو فرشتے بھی آن موجود ہوتے ہیں توجہ سے وعظ و نصیحت سنتے ہیں"۔

اس حدیث کی شرح میں حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہؓ فرماتے ہیں۔ "حدیث سے مراد یہی ہے کہ اعمال کے تفاوت کی بناء پر ہر شخص کو کم و بیش ثواب ہوگا یہ حدیث بھی اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ کی تشریح ہے جس کو جمعہ کا زیادہ اہتمام ہوگا وہ اسی قدر جلدی آئے گا اور جس کو کم اہتمام ہوگا وہ دیر سے آئیگا اسی تفاوت کی بناء پر انسان کا قدم قرب الٰہی میں آگے یا پیچھے ہوتا ہے۔ قربانی کی تمثیل سے اسی نکتہ کی طرف اشارہ کرنا مقصود بالذات ہے۔ مال دولت وقت اور ہر پیاری چیز کی قربانی اللہ تعالیٰ کے قرب کا باعث ہوتی ہے مذکورہ بالا حدیث میں اونٹ وغیرہ کی قربانی کا ذکر تمثیلاً ہے۔ جیسا کہ فَکَاَنَّمَا کے الفاظ اس پر دلالت کرتے ہیں...... غُسْلَ الْجَنَابَۃِ:۔ یعنی اچھی طرح نہائے جس طرح جنابت میں انسان اپنے بدن کو اچھی طرح صاف کرتا ہے۔

حَضَرَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ:۔ ملائکہ چونکہ محرک نیکی ہیں اسلئے وعظ و نصیحت اور دعاؤں کے اوقات میں ان کی موجودگی سے یہ مراد ہے کہ اس وقت انسان کے لئے موقع ہوتا ہے کہ وہ ان کی تحریکوں سے فائدہ اٹھائے ملائکہ کے ذکر الٰہی اور وعظ میں شریک ہونے سے یہی مراد ہے کہ اس وقت وہ نیک دلوں کو متوجہ رکھتے ہیں وعظ و نصیحت سے جو ذکر الٰہی کی کیفیات دل میں پیدا ہوتی ہیں وہ ان کی تحریک کا نتیجہ ہیں جو انسان کے اندر رکھے گئے ہیں"

(شرح جامع صحیح مسند بخاری مؤلفہ زین العابدین ص ۳۱۲ جلد دوم)

۲۔ دوران خطبہ خاموش رہنا چاہیے:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَنْ قَالَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ
وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ اُنْصِتْ
فَقَدْ لَغَا۔

(ترمذی باب ما جاء فی کراھیۃ الکلام والامام یخطب)

جس نے جمعہ کے دن کسی سے خاموش رہنے کے لئے کہا اور امام خطبہ دے رہا ہو تو اس نے لغو حرکت کی۔

ابو عیسیٰ ترمذی کہتے ہیں حدیث ابوہریرہؓ حسن صحیح ہے اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ خطبہ ہوتے وقت بولنا مکروہ ہے اگر کوئی دوسرا آدمی بولے تو اسے بھی منع کرنا چاہیے مگر اشارہ سے۔

۳۔ جمعہ کا خطبہ دراصل نماز کا ہی حصہ ہوتا ہے اسی وجہ سے نماز جمعہ کی دو رکعات ہوتی ہیں اور خطبہ جمعہ دو رکعات ہوتی ہیں اور خطبہ جمعہ دو رکعات کا قائمقام ہوتا ہے اسلئے خطبہ کے وقت سامعین کو کلام کرنے سے منع کیا گیا ہے

۴۔ نمازیوں کو امام کے قریب بیٹھنا چاہیے:۔

امام کے قریب بیٹھنے سے تمام وعظ اچھی طرح سنا جا سکتا ہے دوسرے اس میں یہ حکمت مضمر ہے کہ جب ہر نمازی امام کے قریب بیٹھنے کی کوشش کریگا تو پھر نماز جمعہ کے لئے صف بندی کے وقت صفوں میں خلا پیدا نہیں ہوگا۔ اگر کچھ لوگ امام کے قریب اور کچھ بہت دور ہو کر بیٹھیں گے تو اس کے نتیجہ میں صفوں میں خلا پیدا ہونے کا بہت سا امکان ہے نماز کے جہاں بہت سے روحانی فوائد ہیں وہاں یہ ہمیں عملی زندگی میں نظم و نسق کا سبق بھی دیتی ہے اسلئے نمازیوں کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیے کہ جب وہ نماز کے لئے مسجد میں تشریف لائیں تو کوشش کریں کہ امام کے قریب جگہ ملے لیکن امام کے قریب جانے کے لئے لوگوں کے کندھوں سے پھلانگ نہیں جانا چاہیے بلکہ ترتیب اور وقار کے ساتھ مسجد میں جہاں آگے جگہ خالی نظر آئے پہلے اسے پُر کیا جائے اور اس طرح بتدریج پہلے آنے والے اگلی صفوں میں بیٹھیں اور بعد میں آنے والے علی الترتیب ان سے پچھلی صفوں میں بیٹھتے جائیں۔

## جمعہ کے روز خوشبو لگا کر مسجد جانا

جمعہ کے روز عام جسمانی اور کپڑوں کی صفائی کے علاوہ اگر ممکن ہو تو خوشبو کا استعمال کرنا چاہیے۔ احادیث میں ہے

اَلْغُسْلُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ
وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُحْتَلِمٍ وَّاَنْ
یَّسْتَنَّ وَاَنْ یَّمَسَّ
طِیْبًا اِنْ وَّجَدَ۔

(بخاری باب الطیب للجمعۃ)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر جوان پر جمعہ کے دن نہانا واجب ہے اور یہ کہ مسواک بھی کرے اور خوشبو لگائے اگر مل جائے۔

باعتبار افضلیت جمعہ کے دن غسل واجب ہے اسی طرح مسواک کرنا اور خوشبو لگانا بھی یہ سب باتیں بطور افضل ہونے کے ضروری ہیں مگر فرض نہیں

## خطبہ کے وقت امام کی طرف رُخ کرنا

احادیث میں ہے کہ حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا:۔

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِذَا اسْتَوٰی عَلَی الْمِنْبَرِ
اِسْتَقْبَلْنَاہُ بِوُجُوْھِنَا

(ترمذی باب فی استقبال الامام اذا خطب)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب منبر پر بیٹھ جاتے تو ہم اپنے چہروں کے ساتھ آپ کی طرف متوجہ ہو جاتے۔

ادب کا تقاضا یہی ہے کہ امام کے خطبہ شروع کرنے پر سب نمازی اسکی طرف منہ کریں پھر امام کی طرف رُخ کرنے کا یہ فائدہ بھی ہوگا کہ تمام خطبہ صحیح طرح سنا جائے گا اور توجہ قائم رہے گی اگر امام کی طرف رخ نہیں ہوگا تو خیالات ادھر ادھر منتشر ہو سکتے ہیں۔

جب امام خطبہ شروع کر چکے تو آنے والا دو رکعتیں پڑھے۔

حضرت علامہ بن خالد قرشی بیان کرتے ہیں کہ:۔

رَاَیْتُ الْحَسَنَ الْبَصْرِیَّ
دَخَلَ الْمَسْجِدَ یَوْمَ
الْجُمُعَۃِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ
فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ
جَلَسَ۔ اِنَّمَا فَعَلَ الْحَسَنُ
اِتِّبَاعًا لِّلْحَدِیْثِ وَھُوَ
رَوٰی عَنْ جَابِرٍ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ ھٰذَا الْحَدِیْثَ۔

میں نے حسن بصریؒ کو دیکھا کہ آپ جمعہ کے دن مسجد تشریف لائے اور امام خطبہ دے رہا تھا۔ آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر بیٹھے حسن بصریؒ نے حدیث کی پیروی کرتے ہوئے ایسا کیا۔ انہوں نے بواسطہ حضرت جابرؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی ہے

(جامع ترمذی باب فی الرکعتین اذا جاء الرجل والامام یخطب)

جو شخص جمعہ کے وقت اونگھے وہ اپنی جگہ بدل دے۔

جمعہ کا روز عبادت اور دعا کے لئے مخصوص ہے۔ ہر شخص کو زیادہ سے زیادہ وقت دعا ذکر الٰہی اور عبادت میں صرف کرنا چاہیے اور امام کو موعظہ حسنہ سے مستفید ہونا چاہیے اور اگر اونگھ آ جائے تو اسے دور کرنا چاہیے ارشاد نبوی ہے۔

اِذَا نَعَسَ اَحَدُکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ
فَلْیَتَحَوَّلْ عَنْ مَّجْلِسِہٖ۔

جو شخص تم میں سے جمعہ کے دن اونگھے اسے چاہیے کہ وہ اپنی اس مجلس کو بدل دے ایک جگہ سے اٹھ کر جب اونگھنے والا دوسری جگہ جا کر بیٹھے گا تو نفسیاتی طور پر اس پر اثر ہوگا اور پھر حرکت کرنے سے بھی اس کی اونگھ دور ہو جائے گی

نماز جمعہ ختم ہونے پر قرآن پاک کا ارشاد:۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں:۔

فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# فہرست عطیہ دہندگان برائے نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۴)

| | | | |
|---|---|---|---|
| مکرم ایم۔ اے ہاشمی صاحب | | اسلام آباد | ۱۰۰۔۰۰ |
| محترمہ بیگم صاحبہ کمانڈر شمیم احمد خالد صاحب | | " | ۲۰۔۰۰ |
| مکرم میاں عبدالخالق صاحب لدھیانوی | | " | ۱۰۔۰۰ |
| " سید حمید احمد صاحب | | " | ۵۰۔۰۰ |
| محترمہ نصیرہ علیم صاحبہ | | " | ۷۰۔۰۰ |
| مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب مرحوم | | " | ۵۰۔۰۰ |
| " وسیم احمد صاحب | | " | ۱۰۔۰۰ |
| محترمہ مجیدہ حمید صاحبہ | پیپلز کالونی | لائل پور | ۵۰۔۰۰ |
| " اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب | | " | ۱۰۔۰۰ |
| " اہلیہ صاحبہ مشتاق احمد صاحب | | " | ۱۵۔۰۰ |
| مکرم طاہر۔ شاہد۔ فرحت۔ مقصود صاحبان | | " | ۵۵۔۰۰ |
| " شیخ عبداللطیف صاحب | جناح کالونی | " | ۱۰۔۰۰ |
| " " فضل حسین صاحب مرحوم | | " | ۱۰۔۰۰ |
| محترمہ صفیہ سلطانہ صاحبہ | | " | ۱۰۔۰۰ |
| مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب | | " | ۱۰۔۰۰ |
| " ملک حفیظ الدین صاحب | | " | ۲۰۔۰۰ |
| محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ | | " | ۱۰۔۰۰ |
| مکرم شیخ بشیر احمد صاحب | | " | ۱۰۔۰۰ |
| " " عبدالحمید صاحب | | " | ۱۰۔۰۰ |
| " شاہد احمد صاحب | | " | ۱۰۔۰۰ |
| محترمہ اہلیہ صاحبہ شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ | | " | ۳۰۔۰۰ |
| مکرم عبدالمجید صاحب | چک ۲۶۶ ر۔ب کھرڑیانوالہ | ضلع لائل پور | ۲۰۔۰۰ |
| " ناظر حسین صاحب | چک جھمرہ | " " | ۱۰۱۔۵۰ |
| " مرزا منظور احمد صاحب | | سرگودھا چھاؤنی | ۱۰۔۰۰ |
| محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ سمبڑیال | | ضلع سرگودھا | ۵۰۔۰۰ |
| مکرم نعمت اللہ صاحب چک ۵۸ شمالی | | " " | ۲۰۔۰۰ |
| " محمود احمد صاحب | " | " " | ۱۰۔۰۰ |
| " ضیاء اللہ صاحب | چک ۹ پنیار | " " | ۲۰۔۰۰ |
| " عبدالمجید صاحب | " | | ۵۰۔۰۰ |
| " عطاء اللہ صاحب | | " " | ۱۰۔۰۰ |
| " نصیر احمد صاحب | چک ۴۸ ج۔ب | " " | ۱۵۔۰۰ |
| " حکیم محمد رمضان صاحب | میانی | " " | ۱۰۔۰۰ |
| محترمہ رضیہ چوہدری نور محمد صاحب | | مظفر گڑھ | ۱۰۔۰۰ |
| مکرم ڈاکٹر محمد خان صاحب | علی پور | ضلع مظفر گڑھ | ۱۰۔۰۰ |
| محترمہ وزیر سلطانہ بیگم صاحبہ | چکوال | ضلع جہلم | ۶۰۔۰۰ |
| مکرم اعجاز احمد صاحب بھٹی | " | " " | ۳۰۔۰۰ |
| بچگان محترم ملک عبدالمالک صاحب | دوالمیال | " " | ۱۰۔۰۰ |
| مکرم فضل دین صاحب | | بہاول پور | ۱۲۔۰۰ |
| " سلیم احمد خان صاحب | | " | ۱۰۔۰۰ |
| " شیخ صدیق احمد صاحب | | دریا خاں | ۱۰۔۰۰ |
| " عبداللطیف صاحب | جمال پور | " | ۲۰۔۰۰ |
| " مرزا عبدالرؤف صاحب | | کیمبلپور | ۱۰۰۔۰۰ |
| " محمد افضل صاحب | | اوچ شریف | ۱۰۔۰۰ |

(باقی)

# انصار اللہ کا بیسواں مرکزی سالانہ اجتماع

انصار اللہ کا بیسواں مرکزی سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۲۹۔۳۰۔۳۱ر اخاء/اکتوبر بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ تمام مجالس انصار اللہ کے اراکین کو چاہیئے کہ وہ اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ جزاکم اللہ

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

## مرکزی مقابلہ مقالہ نویسی

مرکزی مقابلہ مقالہ نویسی کی میعاد ۳۱ر جولائی تک بڑھا دی گئی ہے۔ خدام نوٹ فرمالیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

## آدابِ جمعہ (بقیہ صفحہ ۴)

فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ۔ کہ جب تم نماز جمعہ ادا کر چکو تو پھر زمین میں پھیل جایا کرو اور خدا تعالیٰ کا فضل تلاش کیا کرو۔

مومنوں نے اللہ کے حکم سے ہی نماز جمعہ کے لئے ہر قسم کا کاروبار ترک کیا تھا اب نمازِ جمعہ ختم ہونے پر اللہ تعالیٰ مومنوں کو ارشاد فرماتا ہے کہ اب تمہیں اجازت ہے تم دوبارہ اپنا کاروبار شروع کرو اور اپنے دنیوی معاملات میں ترقیات کے حصول کے لئے خدا کا فضل تلاش کرو۔ وہاں دنیا کے کاموں میں مشغول رہتے ہوئے بھی حسب ارشادِ قرآنی وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ خدا تعالیٰ کا بکثرت ذکر کرو تا تم دنیا و آخرت میں کامیاب ہو جاؤ۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن پاک کی تعلیمات اور احادیث شریفہ کی روشنی میں عملِ صالح بجا لانے کی توفیق بخشے۔ آمین ؎

## درخواستہائے دعا

۱۔ عاجز کی اہلیہ صاحبہ عرصہ دو ماہ تک بعارضہ بخار بیمار رہی ہیں۔ صحت کافی کمزور ہو چکی ہے احباب کرام صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (فیروز الدین امرتسری انسپکٹر تحریک جدید ربوہ)

۲۔ والدہ صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد فضل الٰہی صاحب مرحوم عرصہ سے بوجہ بیماری قلب بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو چکی ہیں۔ احباب کرام سے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(منیر احمد بی۔ اے۔ بی۔ ایڈ۔ ۹۰/۶ دار الفضل سیالکوٹ)

۳۔ خاکسار کی چھوٹی بچی عامرہ بوجہ ٹائیفائڈ اور یرقان بیمار ہے۔ عزیزہ کی صحت کاملہ کیلئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (چوہدری عبداللہ آف ڈسکہ گلگشت۔ ملتان)


**مطب**

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں۔ اوقات صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک، شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک ہیں۔ باہر کے احباب مفصل حالاتِ بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

**حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان**

چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ

فون ۳۸۲۳

ھُوَالشَّافِی

**حیوانات کا علاج**

کرنے کے لئے رسالہ "حیوانات کی امراض" دس پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر حاصل کریں۔ اس رسالہ میں اپھارہ۔ گل گھوٹو وغیرہ کی اکسیروں کے خواص اور دیگر قیمتی معلومات درج ہیں۔

**کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ**

ہیڈ آفس ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷


**خدام و اطفال کا مرکزی سالانہ اجتماع مورخہ ۲۲۔۲۳۔۲۴ر اکتوبر ۱۹۷۶ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز۔ (معتمد مرکزیہ)**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# فضلِ عمر درس القرآن کلاس کامیابی کے ساتھ جاری ہے

## کلاس میں پاکستان کے مختلف مقامات کے ۳۸۰ طلبا اور ۶۳۴ طالبات شامل ہیں

نویں فضلِ عمر درس القرآن کلاس جو یکم وفا (یکم جولائی) کو شروع ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔ اس میں پاکستان کے مختلف مقامات سے ۲۹۰ اور ربوہ کے ۹۰ طلبا (کل ۳۸۰ طلباء) شامل ہوئے ہیں۔ طالبات کی کل تعداد ۶۳۴ ہے جن میں سے ۲۶۹ طالبات بیرون از ربوہ کے ۵۳ مقامات سے آئی ہیں اور ۳۶۵ طالبات ربوہ سے اس میں شامل ہوئی ہیں۔ گویا طلبا اور طالبات کی مجموعی تعداد ۱۰۱۴ ہے۔

کلاس کے نصاب میں قرآن مجید (سورۃ انعام تا سورۃ اعراف) احادیثِ نبویہ۔ کلام۔ تاریخِ احمدیت (۱۹۰۸ء تا مارچ ۱۹۱۴ء)۔ عربی اسباق اور علمی تقاریر شامل ہیں۔ روزانہ نماز تہجد با جماعت ادا کی جاتی ہے۔ نماز فجر کے بعد درس القرآن ہوتا ہے۔ پھر اجتماعی ورزش ہوتی ہے۔ نماز عصر کے بعد ہوسٹل جامعہ احمدیہ میں طلباء کی اور لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ہال میں طالبات کی مجالس مذاکرہ منعقد ہوتی ہیں۔ شام کے وقت اجتماعی کھیلوں کا اہتمام کیا جاتا ہے علمی تقاریر کا سلسلہ بھی جاری ہے جس میں علمائے سلسلہ اہم دینی موضوعات پر روزانہ تقاریر کرتے ہیں۔

الفضل کے ایک گزشتہ پرچہ میں یہ لکھا گیا تھا کہ اس کلاس کا آغاز ۱۹۶۶ء میں ہوا تھا بعد میں تحقیق کرنے پر یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ صحیح نہیں ہے۔ اس کلاس کا اجراء حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں ۱۹۶۴ء میں ہوا تھا جبکہ یکم تا ۳۱ر جولائی ایک ماہ کے لئے یہ کلاس جاری ہوئی تھی اور اس میں ۷۲ طلباء شامل ہوئے تھے۔

یہ کلاس پروگرام کے مطابق ۲۱ر جولائی ۱۹۷۶ء تک جاری رہے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

# میٹرک کا امتحان پاس کرنے والے طلباء متوجہ ہوں!

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد کو دیکھتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہمارے احمدی نوجوان زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنی زندگیاں خدمتِ دین کے لئے وقف کریں اور یہاں مرکز میں رہ کر تربیت حاصل کریں اور اس کے بعد بیرون پاکستان تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کریں ۔۔۔۔ لیکن جس تعداد میں نوجوان جامعہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں اور ایک عرصہ تک تعلیم حاصل کر کے با قاعدہ مربی بنتے ہیں اسے دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہماری ضرورت کے ہزارویں حصہ کو بھی پورا نہیں کر سکتے"

ایسے طلباء جو اس سال میٹرک کا امتحان پاس کر چکے ہیں اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق اپنی زندگی خدمتِ اسلام کے لئے وقف کرنا چاہتے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کر کے خدمت اسلام بجا لانے کے خواہشمند ہیں اپنے مکمل پتہ سے وکالتِ دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں تا انٹرویو سے پہلے ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارہ میں ضروری کارروائی مکمل کی جا سکے۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو کی تاریخ کا انشاء اللہ جلد اعلان کر دیا جائے گا۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

# اخبار احمدیہ (بقیہ صفحہ اول)

فرمایا کہ گرمی کی شدت اور دورانِ سر کی تکلیف میں اضافہ ہو جانے کی وجہ سے نماز جمعہ کے لئے نہیں آ سکتا۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت کے ساتھ رکھے اور ہمیشہ اس کا فضل اور اس کی رحمت شاملِ حال رہے۔ لہذا احباب جماعت خاص توجہ، التزام اور دردِ دل سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے، سفر و حضر میں حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ اور غلبہ اسلام کی آسمانی مہم میں غیر معمولی کامیابی عطا فرمائے اور ہر قدم میں ہمارے امام عالی مقام کے ساتھ ہو۔

آخر میں آپ نے حضور کے ارشاد کے ماتحت گرمی کی شدت کا ذکر کرتے ہوئے یہ دعا کرنے کی بھی تحریک فرمائی کہ اللہ تعالیٰ جلد بارانِ رحمت نازل فرمائے۔ آمین۔

# ناصرات الاحمدیہ کا دوسرا مرکزی امتحان

ناصرات الاحمدیہ ربوہ اور بیرونِ ربوہ کا دوسرا مرکزی امتحان ۲۲ر اگست ۱۹۷۶ء بروز اتوار ہوگا۔ انشاء اللہ

نصاب حسب ذیل ہے:۔

۱۔ معیار اوّل ۔ مختصر تاریخ احمدیت از صـ۷۵ تا صـ۱۳۲
سلام بحضور سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم۔ چھٹے سیپارے کا نصف اوّل با ترجمہ۔ بجلی کا کرنٹ لگنے اور بلندی سے گر کر بے ہوش ہو جانے والے مریض کی ابتدائی طبی امداد۔

۲۔ معیار دوم۔ مختصر تاریخ احمدیت حصہ اوّل صـ۴۲ تک۔ تیسرے سیپارے کے نصف اوّل کا ترجمہ۔

۳۔ معیار سوم۔ سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ "یاد رکھنے کی باتیں" صـ۵ تا صـ۷۔ مسجد کے آداب۔ مسجد میں داخل ہونے کی دعا۔ نظم "وہ پیشوا ہمارا" کے ابتدائی چار اشعار۔

تمام سیکرٹریانِ ناصرات ابھی سے نصاب کی تیاری کروائیں اور تمام بچیوں کو امتحان میں شامل کریں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

# احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لائلپور کے زیر اہتمام ایک تقریری مقابلہ

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لائل پور مقامی طور پر سال ۱۹۷۶ء کا پہلا تقریری مقابلہ ۳۰ر جولائی کو کروا رہی ہے۔ تقریر کا عنوان محترم امیر صاحب جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور کی منظوری سے "قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی" مقرر ہوا ہے۔ لائل پور کے تعلیمی اداروں سے متعلقہ نویں جماعت سے اُوپر والے طلبہ سے مقابلہ میں شرکت کی درخواست ہے۔ (جنرل سیکرٹری احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لائلپور)

# شکریہ احباب اور درخواستِ دعا

اس عاجز کی والدہ محترمہ شریفہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب کاہلوں مرحوم آف چک 30/11-L ضلع ساہیوال مورخہ ۵ر جون ۱۹۷۶ء کو وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بہت سے دوست جنازہ کے ساتھ ربوہ آئے اور بہت سے بہن بھائیوں نے گھر پر تشریف لا کر تعزیت فرمائی اور ہمارے صدمہ کو ہلکا کیا۔ اس کے علاوہ بہت سے بہن بھائیوں، دوستوں اور رشتہ داروں کی طرف سے خطوط موصول ہو رہے ہیں لہذا اخبار الفضل کے ذریعہ میں اپنے تمام محسنوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہماری ڈھارس بندھائی۔ دلی دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان سب کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین

اس عاجز کے دو چھوٹے بھائی عزیزان بشیر احمد کاہلوں اور داؤد احمد کاہلوں فرانکفورٹ جرمنی میں ہیں وہ والدہ محترمہ کا آخری دیدار بھی نہیں کر سکے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزان کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور ان کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

(ناصر احمد کاہلوں۔ چک 30/11-L براستہ چیچہ وطنی۔ ضلع ساہیوال)

# درخواستِ دعاء

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا مطلع فرماتی ہیں کہ:۔

بیگم صاحبہ حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب مرحوم شدید طور پر بیمار ہیں اور کراچی میں زیرِ علاج ہیں۔

تمام احمدی بھائی اور بہنیں ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴